حکومت جموں و کشمیر

جموں و کشمیر قانون سازیہ کے مشترکہ اجلاس

سے

عِزت مآب گورنر

جناب این این وہرا

کا

خطاب

منگلوار مورخہ 2 جنوری 2018ء

ُ

عزّت مآب سپیکر قانون ساز اسمبلی، عزّت مآب چیئرمین قانون ساز کونسل اور قانون سازیہ کے معزز اراکین !

1- موقع محل کی مناسبت سے میں آپ سبھی کو نئے سال کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں اور اُمید ہے کہ 2018 امن کے عہد کا نقیب بنے گا جو ریاست کی تیز تر نشو و نما اور ترقی کا موجب ہوگا اور ریاست جموں و کشمیر کے طول و عرض میں خوش آہنگ سماجی تعلقات کو فروغ دے گا۔

2- 2018ء کے نئے سال کی اِس سحر کے طلوع پر یہ سُود مند ہوگا کہ ہمارے عوام اور ہماری ریاست کی نشو و نما اور ترقی میں پیش رفت کے لئے عزم و استقلال کا اعادہ کیا جائے۔ جیسا کہ ہم یہاں جمہوریت کی آماجگاہ میں اکٹھا ہوئے ہیں، آیئے عہد کریں کہ ہم آج کے بعد، حالیہ برسوں کے دوران درپیش مسائل کو مستقبل کا بوجھ نہ بننے دیں اور ہمارے عوام کے اضطراب کو محفوظ اور خوشحال مستقبل میں مبدّل کیا جائے گا۔

3- آیئے، ہم عہد کریں کہ ہمارے نوجوانوں کے عدمِ تحفظ پر بہت جلد قابو پانے

کے مطلوبہ اِقدامات اٹھائیں تاکہ وہ سرگرمیوں کے میدان میں مثبت طور مصروف ہوجائیں۔

4- سماجی تانے بانے کے احیاء کے لئے ہمیں اخلاقی اتفاقِ رائے قائم کرنے کی خاطر ہاتھ ملانے کا عزم بھی کرنا چاہیئے، جو اقدار کے ہمارے روائیتی نظام سے موافقت رکھتا ہے۔ہمیں باآواز بلند یہ اعلان بھی کرنا چاہیئے کہ تنازعات اور تشدّد کے خلاف ہم اکٹھے ہیں۔

5- 2017ء میں جو اُمیدیں بر آئی ہیں، حکومت 2018 کو مواقع اور نئی ممکنہ شروعات اور مواقع سے مکمل استفادہ کرنے کے سال کے طور دیکھتی ہے۔

6- ہمیں 2016ء کے واقعات سے سبق سیکھنا چاہیئے اور نظر انداز اور درکنار زمروں کے مفادات سے تعلق رکھنے والے معاملات پر اپنی توجّہ مرکوز کرنا چاہیئے۔ایسی حساسیت حکومت کے حالیہ پالیسی اقدامات میں پہلے ہی سے عیاں ہے اور اُمید ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ مناسب پالیسیاں ریاست کو پائیدار اَمن اور ترقی کی راہ پر گامزن کریں گی۔

7- معاشرے کے بعض طبقوں میں خدشات کے ازالہ کے لئے ہمیں اپنے کھوئے ہوئے اعتماد کو پھر سے حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یومِ آزادی پر عزّت مآب وزیر اعظم کا خطاب جموں وکشمیر کے عوام کے لئے اُن کے لگاؤ اور ہمدردی کا

عکاس ہے۔ بعد ازاں، مرکزی حکومت کی طرف سے تمام طبقہ ہائے فکر کے ساتھ مذاکرات کے لئے مرکزی سرکار کی طرف سے خصوصی نمائندے کا تقرر امن کے حلقے کو وسیع کرنے کے سروکار کو تسلیم کرتا ہے تا کہ اُن کو بھی اس عمل میں شامل کیا جا سکے جن کے متضاد نظریاتی عقائد ہو سکتے ہوں۔

8- اَمن ایک کثیر المقاصد قوّت ہے، چونکہ تمام متعلقین کو شامل کرنے کی اہمیت قوی ہوتی جا رہی ہے، اس سے حصولِ امن کی چاہت بڑھ جائے گی اور جب امن آئے گا تو یہ اپنے اثرات از خود مرتّب کرے گا۔

9- حکومت امن کی برکتوں سے استفادہ کرنے کے لئے ممکنہ اِقدامات اُٹھانے کی وعدہ بند ہے، ساتھ ہی یکساں طور اس بات کو یقینی بنائے ہوئے ہے کہ ہماری زندگیوں کو پھر سے خلل انداز کرنے کے لئے تشدد کا دائرہ محدود سے وسیع پیمانے پر سرائیت نہ کر جائے۔ اس کے لئے ہمارے سیکورٹی فورسز کو سخت اور اہداف پر مرکوز کاروائیاں کرنے کی ضرورت ہے۔

10- گزشتہ کئی مہینوں سے ہمارے سیکورٹی فورسز نے دہشت گرد مخالف چنندہ کاروائیاں کامیابی کے ساتھ انجام دی ہیں۔ جس وقت ایسی کاروائیاں سر انجام دینا مطلوب ہوں، اُمید کی جاتی ہے کہ بے قصور لوگوں کے جان و مال کا کم سے کم ممکنہ نقصان یقینی بنایا جائے گا۔

11- اس موقعے پر میں فوج ،مرکزی نیم فوجی دستوں اور جموں وکشمیر پولیس کے بہادر اہلکاروں کو سلام پیش کرتا ہوں جو بہت ہی مشکل حالات میں اپنی کاروائیاں انجام دے رہے ہیں اور دہشت اور تشدّد کے خلاف برسرِ پیکار ہوکر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کررہے ہیں۔قوم، ہمارے بہادر جوانوں اور اَفسروں کی ہمیشہ ممنون رہے گی۔

12- جب کہ ہمارے پولیس اہلکاروں کی شجاعت اور قربانیوں کو کبھی بھی مالی نکتہ نگاہ سے آنکا نہیں جاسکتا،حکومت نے اپنے بے انتہا تشکُر کے اظہار میں پولیس اہلکاروں اور اُن کے کنبوں کی بہبودی کو مزید فروغ دینے کے لئے متعدد اِقدامات اُٹھائے ہیں۔اُن کو واجب مختلف راحتوں کی شرحوں پر نظرِ ثانی کی گئی ہے۔ پولیس اہلکاروں کے لئے ایکس گریشیاء 7 لاکھ روپے سے بڑھاکر 20 لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔فرائض کی انجام دہی کے دوران پولیس اہلکاروں کے جاں بحق ہونے کی صورت میں اُن کے نزدیکی رشتہ داروں کے لئے خصوصی بہبودی ریلیف 12 لاکھ روپے سے بڑھاکر 15 لاکھ روپے کردیا گیا ہے۔لہذا،کسی پولیس اہلکار کی فرائض کی انجام دہی کے دوران جاں بحق ہونے کی صورت میں غمزدہ کنبے کو مجموعی طور پر اب 43 لاکھ روپے ادا کئے جائیں گے۔

13- ساتھ ہی ساتھ،حکومت اُن نوجوانوں جن کو پیلٹ سے زخم لگے ہیں کی بینائی سے معذوری کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے اور اُن کی تکالیف کی شدّت کو ممکنہ طور کم کرنے کے لئے مذکورہ نوجوانوں کی باز آبادکاری کی خاطر کوشاں ہے۔

14- حکومت ، ہمارے طالب علموں کی بڑھتی اُمنگوں سے آگاہ ہے، جن میں سے بعض نے درس و تدریس،کھیل کود اور دیگر بہت سے شعبہ جات میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں ۔ جہاں تک اُن نوجوانوں کا تعلق ہے جن کو راہِ راست سے ہٹا کر گمراہ کیا گیا،حکومت اُن کو تشدّد کی گرفت سے آزاد کرانے کی وعدہ بند ہے۔لہذا،اصل جنگ گلی کوچوں میں نہیں ہے بلکہ ہماری نوجوان پود کو معاشرے سے وارثت میں ملے اقدار سے الگ تھلگ کرنے کے خلاف معرکہ آرائی اور مقابلہ کرنا ہے۔حکومت،نوجوانوں کو صبر وتحمل سے سننے کی وعدہ بند ہے اور ہر وہ کوشش کرنے کے لئے تیار ہے جو اُنہیں اپنی ڈگر پر واپس لا سکے۔

15- بد قسمتی سے 2016ء میں رونما دو رُخی واقعات،گلی کوچوں میں سنگ باز ہجوموں اور اُن لوگوں کی تصاویر سے متعلق ہیں جو پیلٹ سے زخمی ہوئے ہیں۔شکر ہے کہ ہمارے بچے پہلے ہی وہاں واپس چلے گئے ہیں جہاں سے وہ سروکار رکھتے ہیں، یعنی سکول اور کالج ،اور اب وہ درس وتدریس میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کر رہے ہیں۔

16- حالیہ برسوں کے دوران بہت سارے طلبا کے خلاف سنگبازی کے مقدمات درج کئے گئے ۔ خیر سگالی کے جذبے کے طور حکومت نے اُن نوجوانوں کو معمول کی

زندگی میں مراجعت کے لئے عام معافی کی ایک سکیم کا اعلان کیا ہے۔ جو پہلی مرتبہ قانون شکنی کے مرتکب پائے گئے۔ اس سکیم کے ایک جُز کے طور متعلقہ عدالتوں کی اجازت سے مقدمات واپس لینے کے عمل کا آغاز پہلے ہی کیا جا چکا ہے۔

17- وادی میں بار بار کے خلفشار سے سب سے زیادہ متاثرین میں خواتین اور بچے شامل ہیں۔ صدمے سے متاثرہ بچوں کی باز آبادکاری کی ذمہ داریوں کو تسلیم کرتے ہوئے حکومت نے اُن کی ہمہ رُخی نشو ونما کا فیصلہ کیا ہے اور اس کوشش کے ایک حصے کے طور ہارون اور آر ایس پورہ میں Juvenile Homes کا درجہ بڑھایا جا رہا ہے تا کہ متاثرہ بچوں کو باز آبادکاری کی سہولیات بہم کی جا سکیں۔ حکومت نے ریاست کے تمام اضلاع میں کمسنوں کے لئے 22 اصلاحی پولیس اکائیاں قائم کی ہیں۔ رواں سال کے دوران آٹھ اضلاع میں آٹھ Juvenile Justice Boards اور آٹھ Observation Homes قائم کئے جا رہے ہیں۔ موجودہ یتیم خانوں میں سہولیات کا درجہ بھی بڑھایا جا رہا ہے۔

18- بے چینی کے طویل برسوں نے ہمارے جمہوری اداروں پر بڑے ناموافق اثرات مرّتب کئے ہیں، خصوصاً زمینی سطح پر۔ منتخبہ بلدیاتی اداروں کی غیر موجودگی نے عوام کو نہ صرف ترقی اور دیگر معاملات سے متعلق اُن کی روزمرہ زندگی پر اثر انداز ہونے والے فیصلے لینے کے اختیار سے محروم کر دیا ہے بلکہ

مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے تمام دیہی اور شہری بلدیاتی اداروں کی خاطر وسائل کی فراہمی کو بھی بُری طرح متاثر کیا ہے۔ حکومت نے فروری 2018ء کے دوران پنچائتی راج اداروں اوراس کے بعد شہری بلدیاتی اداروں کے انتخابات کروانے کا فیصلہ کیا ہے۔

19- انتظامیہ کی تیسری سطح کے قائم ہو جانے پر حکومت کی انتظامی اور ترقیاتی پہل کو نئی قوّت حاصل ہوگی۔ اِس دوران، گزشتہ تین برسوں میں وزیر اعظم ترقیاتی پیکج کے تحت بڑے ترقیاتی منصوبوں پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔

20- وزیر اعظم ترقیاتی پیکیج PMDP کا بڑا حصہ سڑک روابط بڑھانے کیلئے وقف ہے۔ PMDP کے تحت منصوبوں پر عملدر آمد سے ریاست کے ترقیاتی ڈھانچے کے منظر نامہ میں انقلاب انگیز تبدیلی آ جائے گی ۔ حکومتِ ہند ، وزارتِ ٹرانسپورٹ وشاہراہ اور وزارتِ دفاع کی وساطت سے 42,668 کروڑ روپے کی وسیع سرمایہ کاری کر رہی ہے اور 19 پروجیکٹوں کو منظوری دی جا چکی ہے جس میں بڑے قومی شاہراہ منصوبے شامل ہیں۔ عزّت مآب وزیر اعظم نے گزشتہ سال چنہنی ۔ناشری ٹنل کا افتتاح کیا۔ جمّوں۔ اُدھمپور شاہراہ کو مکمل کیا جا چکا ہے۔ پردھان منتری گرام سڑک یوجنا P MGSY کے تحت مارچ 2017ء تک 1400 سکیموں کو پورا کیا جا چکا ہے جس میں 7038 کلومیٹر

سڑکوں کی تعمیر کے ساتھ 1873 بستیوں کا احاطہ کیا جا چکا ہے۔رواں مالی سال کے دوران اب تک 75 سکیموں کو پورا کیا جا چکا ہے جس میں 118 مزید بستیوں کا احاطہ کر کے مجموعی طور 848 کلومیٹر سڑکیں تعمیر کی جا چکی ہیں۔

21- مجموعی طور 6434 کلومیٹر لمبائی کی سڑکوں پر میکڈم بچھایا گیا ہے جس میں رواں سال کے دوران Cities and Town Plan Macadamization Programme کے تحت تقریباً 3209 کلومیٹر سڑکیں شامل ہیں۔

22- سرینگر اور جموں کے دارالحکومتی شہروں میں ٹریفک مسائل حکومت کی مسلسل اور تیز تر توجہ کا مرکز ہیں۔جب تک نہ اِن دو دارالحکومتی شہروں کو موزوں اور متبادل راستوں، زیرِ زمین گزرگاہوں اور فلائی اوورس کی مدد سے غیر گنجان کیا جائے، مسافر اِن ٹریفک مسائل کا سامنا کرتے رہیں گے۔جو کہ ناقابلِ قبول ہے۔

23- حکومت ،ٹریفک کے شدید مسائل سے پوری طرح آگاہ ہے اور دونوں شہروں کے لینڈ سکیپ میں مناسب ڈھانچہ جاتی تبدیلیاں لانے کے لئے اِقدامات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ PMDP کے تحت 3260 کروڑ روپے کی تخمیناً لاگت سے 118 کلومیٹر مجموعی لمبائی کے رِنگ روڈ (Ring Road) منظور کئے گئے ہیں۔

24- جموں شہر میں Semi Ring Road کے لئے مطلوب کُل 6455 کنال اراضی میں سے 5994 کنال کے لئے فائنل ایوارڈ جاری کیا گیا ہے۔ کام کی شروعات کے لئے 1220 کنال اراضی کو نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف انڈیا کے حوالے کیا گیا ہے۔ اِسی طرح، سرینگر رِنگ روڈ کے لئے 8104 کنال اراضی کے حصول کا عمل مختلف مرحلوں میں زیرِ عملدر آمد ہے۔

25- سڑک رابطوں میں اِن حصولیابیوں کے باوجود ریاست میں بہت سے علاقے ابھی تک نا قابلِ رسائی ہیں، خصوصاً سردیوں کے مہینوں میں۔ اِن علاقوں میں عوام کی مشکلات کا ازالہ کرنے کیلئے حکومت نے 10 سیکٹروں میں رعائتی ہیلی کاپٹر سروس شروع کی ہے تاکہ ریاست کے بعض دُور دراز اور نا قابلِ رسائی علاقوں بشمول گریز، کیرن، پونچھ، کشتواڑ، ڈوڈہ اور مڑواہ کا احاطہ کیا جا سکے۔ حکومت اِن خدمات کو دیگر دُور دراز علاقوں تک توسیع دینے کی وعدہ بند ہے۔

26- حکومت، مرکزی اعانتی/ فلیگ شِپ سکیموں کی موثر عملدر آمد کی وساطت سے تمام رجسٹرڈ صارفین اور بجلی کی فراہمی کے بغیر علاقوں کو 2019ء تک 24x7 گھنٹے بجلی مہیّا کرنے کا اِرادہ رکھتی ہے۔

27- بجلی سے محروم گھروں تک بجلی کی فراہمی اور 31 دسمبر 2018 تک Universal Household Electrification ہدف حاصل کرنے کیلئے ''پردھان منتری سہج بجلی ہر گھر یوجنا'' (SAUBHAGYA) شروع کی

گئی ہے۔بجلی سے محروم باقی ماندہ گھروں میں بجلی پہنچانے کے مقصد سے تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ مرتّب کرنے کے عمل کا پہلے ہی آغاز کیا جا چکا ہے اور تمام تر کوششیں کی جا رہی ہیں کہ 2018ء کے مقرر کردہ اوقات سے قبل ہی تمام اہداف حاصل کیئے جاسکیں۔

28- بجلی سے محروم گھروں کی خاطر بجلی کنکشنوں کے اندراج کے عمل میں سرعت لانے کیلئے پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے Online Mobile Application ''گرام جیوتی دوت'' تیار کی ہے۔دُور دراز علاقوں میں نئے بجلی کنکشن حاصل کرنے کیلئے اِس Application میں مطلوبہ دستاویزات کی ایک آن لائن سہولیت بھی رکھی گئی ہے۔

29- PMDP کے تحت 306.50 میگا واٹ استعدادی صلاحیت کے 15 چھوٹے پن بجلی پروجیکٹ عملدرآمد کے لئے دردست لئے گئے ہیں۔علاوہ ازیں،بجلی پروجیکٹ، جیسے پکل ڈول، کیرو، کاور وغیرہ کو بھی PMDP کے تحت عملدرآمد کی خاطر دردست لیا جا رہا ہے۔مزید برآں، 330 میگا واٹ کشن گنگا پن بجلی پروجیکٹ سے متاثرہ 400 کنبوں کیلئے باز آبادکاری، انہیں ازسرِ نو بسانے اور اُن کی مشکلات کا ازالہ کرنے کے منصوبے کو حتمی شکل دی گئی ہے۔ JAKEDA بھی، PMDP کے تحت 10 میگا واٹ صلاحیت کے

13 چھوٹے پن بجلی پروجیکٹوں کو عملا رہا ہے۔ پانچ مقامات کے لئے تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ پہلے ہی تیار کی گئی ہے اور ٹینڈر (RFP) جاری کئے گئے ہیں تا کہ EPC ٹھیکیداروں کو حتمی کیا جا سکے۔ باقی ماندہ 8 پروجیکٹوں کے سلسلے میں DPRs تیاری کے حتمی مراحل میں ہیں۔

30- ریاست میں نئی اور قابلِ تجدید توانائی وسائل کو خاطر خواہ طریقے سے استعمال میں لانے پر زور دیا جا رہا ہے۔ debt/loan کی سرمایہ کاری کی دستیابی کی وساطت سے حکومت ریاست میں شمسی اور دیگر قابلِ تجدید توانائی کی ہیئتوں سے فائدہ اُٹھانے کے مقصد سے حکومت J&K Renewable Energy Corporation (RENCO) کے قیام کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ انتظامی اور مالی اعتمادیت کو بڑھاوا دینے کے علاوہ مجوزہ کارپوریشن سرمایہ تک آسان رسائی کو ممکن بنائے گی۔

31- صاف پانی تک رسائی ایک بنیادی انسانی ضرورت ہے، لہٰذا حکومت کی یہ اعلیٰ ترین ترجیحات میں ایک ہے۔ پینے کے پانی اور آبپاشی میں بہتری لانے اور بڑھاوا دینے کے لئے خاطر خواہ اِقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔

32- یاترا قصبہ کٹرہ میں دَھنسار نالہ واٹر سپلائی سکیم چالو کی گئی ہے جس سے پانی کی فراہمی کے موجودہ نظام میں 8 لاکھ گیلن یومیہ کی صلاحیت کا اضافہ ہو گیا ہے۔

اِس کے بنیادی ڈھانچے کوتقویت دے کر پانی کی فراہمی 16 لاکھ گیلن یومیہ تک بڑھ جائے گی۔ جواہرلال نہرو اَربن رنیول مِشن (JnNURM) کے تحت 148.37 کروڑ روپے کی لاگت سے ٹنگ ناڑ، سرینگر کی پانی کی فراہمی کی سکیم تکمیل کے قریب ہے۔ یہ سکیم سرینگر شہراور گردونواح کے نیم شہری علاقوں میں یومیہ 10 لاکھ گیلن پینے کے پانی کا اضافہ کرے گی۔

33- 260 بستیوں اور 1.48 لاکھ نفوس کا احاطہ کرنے والی پانی کی فراہمی کی متعدد سکیموں کو نافذ کیا گیا ہے۔ مزید برآں، ریاست کے شہری علاقوں میں بڑھتی آبادی کو پانی فراہم کرنے کے لئے 1547 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت سے 24 نئ سکیمیں ترتیب دی گئی ہیں۔ ان منصوبوں کیلئے J&K Economic Reconstruction Agency(ERA) کی وساطت سے رقومات فراہم کرنے کی سعی کی جارہی ہے۔

34- ستمبر 2014ء کے سیلاب سے ہوئے بے پناہ نقصانات کوفراموش نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ہمیں وادی اور ریاست بھر میں انصرامِ سیلاب کے ہمارے نہایت اہم نظام کی ناکامی کی مسلسل یاددلارہے ہیں۔ حکومت، سیلاب کے مسائل کا مستقل حل تلاش کرنے کی وعدہ بند ہے۔ اِس ضمن میں دریائے جہلم کا انصرامِ سیلاب کا جامع منصوبہ تشکیل دیا گیا ہے اور جو زیرِ عملدرآمد ہے۔ دریائے جہلم کا انصرامِ سیلاب منصوبہ مرحلہ اوّل 399 کروڑ روپے کی لاگت سے منظور کیا گیا ہے۔

اراضی کے حصول کے لئے قابلِ قدر پیش رفت ہوئی ہے۔ دریائے جہلم سے کیچڑ نکالنے کا عمل سرعت سے جاری ہے اور 16.30 لاکھ مکعب میٹر کے ہدف کے مقابلے میں اب تک 10.11 لاکھ مکعب میٹر کیچڑ نکال باہر کیا گیا ہے۔

35- اکھنور میں دریائے چناب پر سٹیل برج کے بائیں اور دائیں کناروں کے زیریں خطرے کی زد کے مقامات پر Protection Works کی تعمیر کے لئے 195.71 کروڑ روپے کی رقم کا تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ تیار کیا گیا ہے جسے سینٹرل واٹر کمیشن (CWC) کی طرف سے تکنیکی جانچ پڑتال کے بعد حکومتِ ہند کو پیش کیا گیا ہے۔

36- حکومت نے ریاست کو ایک تجارتی مرکز کی شکل دینے کے مقصد سے حکومتِ ہند کی ایماء پر 270 تجارتی اصلاحات نافذ کی ہیں۔ اس سے ہماری بیّن ریاستی درجہ بندی میں بڑی حد تک بہتری آئی ہے۔ ایک بڑی پیش رفت کے طور ریاست میں کسی بھی نئی صنعتی اکائی کا اندراج آن لائن کیا جا رہا ہے۔

37- گزشتہ دو برسوں کے دوران درمیانہ اور بڑے پیمانے کی 21 اکائیوں کے قیام کے لئے 3119 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری تجاویز کو منظوری دی گئی ہے۔

38- ہمارے ہُنر نادر ہیں۔ ان میں دونوں چیزیں ہیں، یہ کارآمد ہونے کے ساتھ ساتھ جمالیات کا مظہر بھی ہیں۔ البتہ، اب تک مقابلہ جاتی تجارتی ماحول میں اُن کو واجب مقام حاصل نہیں ہو سکا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مناسب

Market Interventions کی وساطت سے اُن کی اعتباریت کوفروغ دیا جائے۔حکومت،اُن کیلئے نرخ،مارکیٹ اور تکنیکی اِقدامات کی وساطت سے مناسب Supply Chain کوفروغ دینے کے لئے تمام کوششیں بروئے کارلائے گی۔

39- حکومت، ریاست کے 20,000 دستکاروں اور بُنکروں کومربوط کرنے کیلئے بہت جلدایک e-Commerce پلیٹ فارم متعارف کرائے گی۔ہدف یہ ہے کہ ہینڈی کرافٹ اور ہینڈلوم مصنوعات کی برآمدات بڑھا کر سالانہ 1000 کروڑ روپے تک کیا جائے۔راج باغ سلک فیکٹری اورؤولن ملز بمنہ کا احیائے نواوردرجہ بڑھانے کے لئے پہلے ہی دردِست لیا گیا ہے۔

40- ریاست میں جی ایس ٹی کو 7 جولائی 2017ء سے نافذ کیا گیا ہے۔ جی ایس ٹی کے نفاذ کے مابعد معیشت کے مختلف شعبوں کودرپیش مسائل جی ایس ٹی کونسل کی میٹنگوں میں بہت ہی موثر انداز سے زیرِ بحث لا کراُن میں سے اکثر کوحل کرلیا گیا ہے۔جیسا کہ جی ایس ٹی نفاذ کوصرف 6 مہینے ہوگئے ہیں، مستقبل میں بھی تجارت اور کاروبار کودرپیش مشکلات کا ازالہ کرنے کی خاطر ترجیحی بنیادوں پرانہیں کونسل میں زیرِ بحث لایا جائے گا۔

41- ہماری ریاست میں صنعتی اکائیوں کوفائدہ بخش بنانے کے لئے ویٹ،سی ایس ٹی

اور سینٹرل ایکسائز کے علاوہ اینٹری ٹیکس وغیرہ پر چھوٹ ملتی رہی ہے۔حکومت نے اپنے بجٹ وسائل سے CGST کے 42 فیصد کو واگزار کرنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ مرکزی حکومت نے ہماری صنعت کو CGST کا صرف 58 فیصد ادا کرنے کی حامی بھرلی ہے۔اِسی طرح،حکومت نے تمام اہل صنعتی اکائیوں کو 100 فیصد SGST واگذار کرنے کا پہلے ہی اعلان کیا ہے۔

42- حکومت کے اقدامات کے باعث دیگر ریاستوں کے انیتر پرونیئروں کے 10 لاکھ روپے کے تقابل میں جموں وکشمیر میں جی ایس ٹی نظام میں دستکاری کے سالانہ کاروبار کی ابتدائی حد 20 لاکھ روپے رکھی گئی ہے۔اس فیصلے سے دستکاری کاروبار سے وابستہ چھوٹے تاجروں کو فائدہ ہوگا جو پیپر میشی اشیاء، قالینوں اور شالوں وغیرہ کی تجارت کرتے ہیں۔ریاستی حکومت کی استدعا پر GST کونسل نے اخروٹوں،پیپر میشی اور شاخ سازی مصنوعات پر ٹیکس کی شرح 12 فیصد سے گھٹا کر 5 فیصد کی ہے۔

43- حکومت، جموں اور سرینگر دونوں شہروں کو Smart Cities کی حیثیت سے ترقی دینے کے لئے حکومتِ ہند کو آمادہ کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔دونوں شہروں کے لئے سمارٹ سٹی مِشن کو نافذ العمل کرنے کی Special Purpose Vehicles (SPVs) کو پہلے ہی قائم کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے اِس مشن کے تحت مرکزی حکومت سے درخواست کی

ہے کہ دیگر ہمالیائی ریاستوں کی طرز پر 90:10 کے تناسب سے رقومات فراہم کرنے کے طریقِ کار کو ریاست تک توسیع دی جائے۔ حکومت اس کے حصول کے لئے مرکزی حکومت کے ساتھ شدّت سے پیروی کرے گی۔

44- قومی اہداف کے ساتھ ہم آہنگی کے طور حکومت 31 مارچ 2018 تک تمام شہری علاقوں کو سرِ عام رفعِ حاجت سے مبرّا (ODF) قرار دینے کے لئے کام کررہی ہے۔ بہت جلد 25 شہروں/قصبوں کو سرِ عام رفعِ حاجت سے مبرّا قرار دیا جائے گا۔

45- جموں وکشمیر جنگلاتی وسائل کی گونا گونیت سے مالا مال ہے جن کا نازک ماحولیاتی نظام کو تحفظ دینے میں اہم کردار رہا ہے اور جو اہم ہمالیائی دریاؤں کے طاس کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ جنگلاتی اور غیر جنگلاتی اراضی کے شجرکاری کے اثاثوں کو قائم کرنے اور رکھ رکھاؤ کیلئے حکومت نے 500 بے روزگار فارسٹ گریجویٹوں، پوسٹ گریجویٹوں اور DDR تربیّت یافتہ نوجوانوں کو بحیثیتِ رہبرِ جنگلات تعینات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

46- حکومت، ریاست کے نازک ماحولیاتی نظام سے آگاہ ہے اور نتیجتاً ماحولیات میں ممکنہ بہتری کی خاطر تمام مطلوبہ اقدامات اُٹھانے کی وعدہ بند ہے۔ ماحولیات کو زیادہ موثر بنانے کی کوشش کے طور گزشتہ سال کے دوران 80 لاکھ سے زیادہ پودوں کی شجرکاری کی گئی۔ سرینگر اور جموں شہروں میں فی الوقت

ایک تہائی علاقوں میں گندے پانی کی نکاسی کا نظام قائم کیا گیا ہے۔
Japanese Capital Investment Route کی وساطت سے بہت جلد سرینگر اور جموں شہروں کیلئے باقی ماندہ علاقہ جات کی خاطر بالترتیب 1497 کروڑ روپے اور 1298 کروڑ روپے کی امداد سے احاطہ کیا جائے گا۔

47- پردھان منتری آواس یوجنا (PMAY) کے دیہی شعبہ کے تحت Public Financial Management Scheme(PFMS) کی وساطت سے فی اکائی کے لئے مختص 1.30 لاکھ روپے کی کُل مالی امداد میں سے پہلی قسط کے طور فی کس 50,000 روپے، آٹھ ہزار سے زیادہ مستفیدوں کے کھاتوں میں براہِ راست منتقل کئے گئے ہیں۔اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ فقط نشاندہی شدہ مستفیدوں کو ہی سکیم کے تحت فوائد پہنچے، حکومت نے اثاثوں کی geo-tagging کی شروعات کی ہے۔

48- وزیراعظم آواس یوجنا (PMAY) کے شہری شعبہ کے تحت 25 قصبوں اور شہروں میں مستفیدوں کے سربراہی والے مکانوں کی تعمیر کیلئے 66000 مستفیدوں کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔ پہلے مرحلے میں سکیم کو جموں اور سرینگر شہروں سمیت 25 نشاندہی کئے گئے قصبوں میں نافذ کیا جا رہا ہے۔ رواں مالی سال کے دوران 55 قصبوں میں سکیم نافذ کرنے کی شروعات کیلئے سروے جاری ہے۔

49- حکومت، ریاست میں معیاری قابلِ استعداد صحت نگہداشت تک رسائی فراہم کرنے کی عہد بند ہے۔ جموں و کشمیر میں صحت سے متعلق اعداد و شمار کُلّیہ طور قومی اوسط سے بہتر ہیں۔ ہمیں، ملک بھر میں متوقع عمر بوقت پیدائش سب سے زیادہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ریاست میں شرحِ امواتِ اطفال (IMR) کی تخفیف میں بہتری آئی ہے جس میں گزشتہ دو برسوں کے دوران 10 نکتوں کی گراوٹ کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ ریاست کو ایک ہی سال میں اطفال کی شرحِ اموات میں 8 نکتوں کی گراوٹ سے ملک بھر میں اوّل مقام حاصل ہوا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اِسے برقرار رکھا جائے اور اِس ضمن میں اب تک کی حصولیابیوں کو آگے بڑھایا جائے۔

50- ریاست میں 5 میڈیکل کالجوں کی منظوری دی گئی ہے۔ جموں ڈویژن میں کٹھوعہ، ڈوڈہ اور راجوری اور کشمیر ڈویژن میں بارہمولہ اور اننت ناگ۔ جبکہ تین نئے میڈیکل کالجوں پر بھی کام سرعت سے جاری ہے۔ ریاست میں دیگر دو میڈیکل کالجوں کے قیام کی شروعات کی گئی ہے۔ تمام پانچ میڈیکل کالجوں کی خاطر عملے کیلئے منظوری دی جا چکی ہے اور توقع ہے کہ یہ میڈیکل کالج سال 2019 تک صحت اور طبّی خدمات بہم پہنچانے کی شروعات کریں گے۔ اس سے ایم بی بی ایس سیٹوں کی موجودہ تعداد 500 سے 1000 ہو جائے گی۔

51- 120 کروڑ روپے کی لاگت سے دو سٹیٹ کینسر انسٹی چیوٹ قائم کرنے کی منظوری دی جا چکی ہے۔ جن میں SKIMS صورہ ،سرینگر میں ایک اور GMC ،جموں میں ایک شامل ہے۔ کشمیر کیلئے سٹیٹ کینسر انسٹی چیوٹ کی توثیق کی جا چکی ہے اور سکمز صورہ، سرینگر میں انسٹی چیوٹ قائم کرنے کے مقصد سے پہلی قسط کے طور 47.25 کروڑ روپے کی رقم واگذار کی جا چکی ہے۔ ضلع سطح پر کینسر نگہداشت سہولیات کو مزید مضبوط بنانے کیلئے مرکزی حکومت نے اُدھمپور، کشتواڑ اور کپواڑہ کے تین ضلع ہسپتالوں میں Tertiary Cancer Care Centres (TCCC) منظور کئے ہیں۔

52- ڈرگ فوڈ کنٹرول آرگنائزیشن کو مضبوط بنایا گیا ہے اور ادویات اور خوراک کے تحفظاتی معیار کو یقینی بنانے کیلئے جموں اور سرینگر شہروں میں جدید ترین لیباٹریاں قائم کی گئی ہیں تاکہ ادویات اور خواک کے تحفظاتی معیار کو یقینی بنایا جا سکے۔ Food Safety and Standard Act کی دفعات نافذ کرانے اور مقدمات نپٹانے میں سرعت لانے کیلئے کشمیر میں ایک اور جموں میں ایک Food Safety Appellate Tribunals بھی قائم کئے گئے ہیں۔

53- تعلیمی شعبے میں 28680 سکولوں کی GIS mapping کو مکمل کیا گیا ہے، جس سے حکومت، ڈھانچہ جاتی سہولیات، سکولوں کا درجہ بڑھانے وغیرہ

میں تفاوت کا تجزیہ کرنے کے اہل ہوگی۔سکول ایجوکیشن محکمہ نے مڈڈے میل سکیم کی بروقت نگہداشت اور اِنصرام کے لئے Mid-Day Meal Automated Reporting and Management System (MDM-ARMS) شروع کیا ہے۔اِس نظام کے تحت اعداد و شمار ڈیجیٹل بنیادوں پر اکٹھا کر کے نیشنل پورٹل پر اَپ لوڈ کئے جائیں گے۔

54- سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس سال سے 1000 کے قریب خواہشمند طلبہ کو تربیّت/کوچنگ کے لئے منتخب کرنے کا منصوبہ ترتیب دے کر وزیراعلیٰ کے Super 50 Winter Coaching کا دائرہ کار وسیع کیا ہے۔کمپیوٹر لیبارٹریاں قائم کرنے کیلئے Information Communication Technology Scheme (ICT@school) کے تحت 383 سکولوں کا احاطہ کیا جارہا ہے۔

55- RMSA کے تحت ریاست کے تعلیمی لحاظ سے پسماندہ بلاکوں میں 68 گرلز ہوسٹل زیرِ تعمیر ہیں ۔رواں مالی سال کے دوران ریاست میں 146 ماڈل سکولوں کی نشوونما کیلئے 6.55 کروڑ روپے کی رقم صرف کی جارہی ہے۔مزید، رواں مالی سال کے دوران سروشکھشا ابھیان کے تحت 47 پرائمری سکولی عمارتیں، 05 مڈل سکولی عمارتیں، 458 اضافی کلاس روم اور 28 ہیڈ ماسٹر رُوم مکمل کئے جائیں گے۔

56- درس و تدریس کا معیار بلند کرنے کے لئے برسرِ ملازمت غیر تربیت یافتہ گریجویٹ اَساتذہ کو بی۔ایڈ کورسوں میں IGNOU کی وساطت سے Open Distance Learning (ODL) کی طرز پر تربیت دی جائے گی۔ اِسی طرح برسرِ ملازمت انڈر گریجویٹ اَساتذہ کو نیشنل انسٹی چیوٹ آف اوپن سکولنگ (NIOS) کی وساطت سے Diploma in Elementary Education (D.E.Ed) کورسوں میں تربیت دی جائے گی۔

57- نوجوانوں، خصوصاً طالبات کی تعلیم تک رسائی کو یقینی بنانے کے لئے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ریاست میں موجودہ قواعد کے مطابق 200 مڈل سکولوں (100 فی ڈویژن) کا درجہ ہائی سکول سطح تک بڑھانے اور 200 ہائی سکولوں (100 فی ڈویژن) کا درجہ ہائیر سکینڈری سطح تک بڑھانے کا منصوبہ رکھتا ہے۔ محکمے نے اَساتذہ کی 2154 اسامیوں کو معیاد بند طریقے سے بھرتی کے لئے سروس سلیکشن بورڈ (SSB) کو سونپ دیا ہے۔

58- چھوٹے بچوں کا اُن کے شانوں پر بڑے اور بھاری بھرکم بستے لے کر سکول جانے کا منظر باعثِ تشویش ہے۔ سکولی بستوں کا بوجھ کم کرنے کے لئے سکول ایجوکیشن محکمہ بہت جلد رہنما خطوط مشتہر کرے گا۔ ریاست بھر میں قریباً 7000 نجی تعلیمی اداروں کا فیس ڈھانچہ منضبط کرنے کے لئے قانون سازی کے مناسب اِقدامات کی تجویز ہے۔

59- اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے طالبات کی حوصلہ افزائی کی خاطر، حکومت تمام دُور دراز کالجوں میں لڑکیوں کے ہوسٹل تعمیر کرے گی۔ اوّل مرحلے میں بمنہ، پلوڑہ، کرگل، ٹھاٹھری، کپواڑہ، پلوامہ اور راجوری کے 7 سرکاری ڈگری کالجوں میں PMDP کے تحت لڑکیوں کے ہوسٹل تعمیر کرنے کو منظوری حاصل ہوئی ہے۔ Rashtriya Uchchatar Shiksha Abhiyan (RUSA) کے تحت دو کلسٹر یونی ورسٹیوں کے قیام کو منظور کیا جا چکا ہے۔ اِن دونوں یونیورسٹیوں کے کیمپس کی تعمیر تکمیل کے قریب ہے۔

60- دیہی علاقوں میں اعلیٰ تعلیم کی رسائی کو توسیع دینے کے مقصد سے 17 نئے ڈگری کالج منظور کئے جا چکے ہیں۔ آرکیٹکچر کے دو سکول قائم کئے گئے ہیں۔ مولانا آزاد میموریل کالج، جموں میں ایک اور ڈگری کالج بمنہ، سرینگر میں ایک۔ علاوہ ازیں، ریاست میں 2 بی ایس سی نرسنگ کالجوں کا قیام بھی عمل میں لایا جا چکا ہے۔

61- انڈین انسٹی چیوٹ آف ٹیکنالوجی، جموں میں اضافی بلاک تعمیر کرنے کے لئے 159 ہیکٹر جنگلاتی اراضی حاصل کی گئی ہے۔ کیمپس میں پانی اور بجلی کی فراہمی جیسی بنیادی سہولیات پوری کر لی گئی ہیں۔

62- اسی طرح آئی آئی ایم، جموں کیمپس کے لئے اضافی ڈھانچے کی تعمیر کی خاطر 80 ہیکٹر جنگلاتی اراضی الاٹ کی گئی ہے۔ 113 طلبا پر مشتمل دوسرے

batch کے تدریسی سیشن کو اولڈ یونی ورسٹی کیمپس سے شروع کیا گیا ہے۔

63- ریاستی حکومت MGNREGA، کے تحت دیہی گھرانوں کو اُجرتی روزگار کے ساتھ ساتھ دیرپا اقتصادی اثاثوں کو معرضِ وجود میں لانے اور دیہی بنیادی ڈھانچے میں بہتری پیدا کرنے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ ریاست کے دُور دراز علاقوں میں رہائش پذیر ہزاروں نفوس کو راحت فراہم کر کے دیہی سڑک رابطوں پر خصوصی دھیان دیا جا رہا ہے۔ 1.60 کروڑ ایامِ کار پیدا کرنے کے علاوہ پروگرام کے تحت رواں مالی سال میں 33276 پائیدار اثاثے معرضِ وجود میں لائے جا چکے ہیں۔ مزید، گذشتہ ایک سال کے دوران سکیم کے تحت تقریباً 2 لاکھ تعمیراتی کاموں کو geo-tag کیا گیا ہے۔

64- مرکزی وزارتِ دیہی ترقی نے ریاست کو Geo-MGNREGA کے تحت اَحسن طور کام کرنے میں سب سے بہترین قرار دیا ہے۔ 11.86 لاکھ کارکنوں کے آدھار کارڈ مربوط کرنے کے علاوہ، مستفیدوں کے کھاتوں میں براہِ راست مراعات منتقل کرنے کی خاطر الیکٹرانک فنڈ مینجمنٹ سسٹم (e-FMS) شروع کیا گیا ہے۔ دیہاتی علاقوں میں مزید روزگار کے ساتھ ساتھ دیرپا اثاثوں کو معرضِ وجود میں لانے کی خاطر MGNREGA کو مُوثّر بنانے کے لئے پیہم کوششیں جاری ہیں۔

65- یہ گہری تشویش کا معاملہ ہے کہ گذشتہ کئی دہائیوں سے ریاست کی مجموعی گھریلو پیداوار میں زراعت اور منسلکہ شعبوں کی حصہ داری برابر گھٹ رہی ہے۔ 2004-05 میں 28.16 فیصد سے گھٹ کر حال ہی میں 2015-16 میں یہ 15.89 فیصد رہ گئی ہے۔لہذا، حکومت نے زرعی شعبے کے احیاء کیلئے اِقدامات اُٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔اِن نئی کوششوں کے ایک حصے کے طور قومی اہداف کے ساتھ ہم آہنگی میں 2022ء تک کسانوں کی آمدن دوگنا کرنے کیلئے اِقدمات اُٹھائے جارہے ہیں۔علاوہ ازیں، کسانوں کواُن کی پیداوار کے لئے نفع بخش قیمتیں ادا کی جارہی ہیں۔اُن کی فصلوں کومناسب انشورنس کے دائرے میں لانے کے لئے بھی اِقدامات اُٹھائے جارہے ہیں۔

66- جہاں فصلوں کی پیداواراور پیداواریت کوفروغ دینے کی کوششیں جاری ہیں، وہیں Farmers Value Enhancement Programme and Infrastructure Development جیسی سکیموں کومتعارف کرکے فارم میکانیئزیشن پرخصوصی توجہ دے کر کھیتوں میں بنیادی ڈھانچے کوفروغ دینا ہے۔ جس سے 100 فیصد seed replacement targets حاصل کرنا مقصود ہے۔مزید، خصوصی اقدامات جیسے Trikuta Intensive Mushroom Development Corridor, Chenab Intensive Vegetable Development Corridor and Intensive Spice Development Programme بہتر پیداوار حاصل کرنے کے مقصد سے نافذ کئے جائیں گے۔

دُوسو، پلوامہ میں زعفران پارک کے فروغ پر کام تکمیل کے قریب ہے۔قومی زعفران مشن کے ارتکاز سے سانبورہ پلوامہ میں ماڈل زعفران ولیج کا فروغ اَحسن طریقے سے تکمیل کو پہنچ رہاہے۔

67- بین الاقوامی منڈی میں فی الوقت کشمیر کے شہرت یافتہ سیب کو درپیش سخت مقابلے کومحسوس کرتے ہوئے حکومت کا اِرادہ ہے کہ سیب فصل میں، معیار اور پیداوار دونوں اعتبار سے بہتری لائی جائے۔اس بہتری کے ضمن میں فی الوقت زیرعمل High Density Plantation Programme کلیدی حیثیت کا حامل ہے۔توقّع ہے کہ اس سے اس شعبے کا حجم بڑھ جائے گا۔یوں سیب کی کاشت کرنے والوں کی آمدن میں پائیدار بنیادوں پر اضافہ ہوگا۔

68- باغبانی کے مستقبل کو پائیدار بنیادوں پر تحفظ دینے کی خاطر High Density Plantation Programmeشروع کیا گیا ہےجس کی سرمایہ کاری 50:50 (نجی شعبہ: سرکاری شعبہ) کی بنیاد پر ہورہی ہے۔ 17-2016 کے دوران سکیم کے تحت 50 ہیکٹر ہدف کے مقابلے میں (نجی شعبہ کے تحت 40 ہیکٹر اور 10 ہیکٹر سرکاری شعبہ میں) 36 ہیکٹر اراضی (31 ہیکٹر نجی شعبہ میں اور 5 ہیکٹر سرکاری شعبہ میں) کا احاطہ کیا گیا ہے۔اٹلی سے 1.21 لاکھ میوہ بوٹے درآمد کئے گئے اور اس پروگرام کے احاطے کے لئے

ان بوٹوں کو مالکانِ باغات میں تقسیم کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں، 17-2016 کے دوران high density plantations کے تحت نجی انٹر پرائزیز کی وساطت سے 37.25 ہیکٹر اراضی کا احاطہ کیا گیا ہے۔نیدر لینڈ سے بھی 2.22 لاکھ clonal root stocks درآمد کئے گئے اور ACHD، زینہ پورہ میں High Density Plantation Scheme کے مقصد سے ان کی شجرکاری کی گئی ہے تاکہ انہیں مالکانِ میوہ باغات میں تقسیم کیا جاسکے۔

69- محکمہ باغبانی نے 36 سال کے وقفے کے بعد میوہ درخت شماری کی ہے۔اس سے حاصل اعداد وشمار مذکورہ شعبے میں بہتر منصوبہ بندی کے لئے بیش بہا وسیلہ ثابت ہوں گے۔

70- سیاحت ہماری معیشت کا بہت بڑا سہارا ہے۔وادی میں بے چینی اور ذرائع ابلاغ کے بعض حصوں کی طرف سے منصفانہ سے کم عکاسی کرنے کے باوجود 2017ء کے دوران 26000 غیر ملکی سیاحوں کے بشمول قریباً 12 لاکھ سیاح ریاست کی سیاحت پر آئے۔مزید، زائد از 80 لاکھ یاتریوں نے شری ماتا ویشنو دیوی استھاپن پر اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔جبکہ 2,60,000 یاتریوں نے شری امرناتھ جی استھاپن کے درشن کئے۔

71- حکومت، ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی ریاست میں پھر سے آمد کو یقینی بنانے کیلئے تمام مطلوبہ اِقدامات اُٹھانے کو یقینی بنائے گی۔اس مقصد کے حصول کے لئے تمام ڈھانچہ جاتی دقتوں کو دُور کیا جائے گا اور اس شعبہ میں ریاست کی صلاحیتوں کو مثبت انداز سے بروئے کار لا کر نہ صرف مطلوبہ صلاحیتیں پیدا کی جائیں گی بلکہ اِن کے احساس وادراک کے معاملات بھی سلجھالئے جائیں گے۔

72- گزشتہ دو دہائیوں سے امن وقانون کی برقراری کے لئے درکار حد سے زیادہ دھیان دینے کی وجہ سے جموں وکشمیر میں اقتصادی سرگرمیوں کے لئے ضروری بامعنی توجہ بُری طرح اثر انداز ہوئی ہے۔نتیجتاً، ریاست تقریباً تمام شعبہ جات میں باقی ملک کے مقابلے میں پیچھے رہ گئی۔البتہ، اب جبکہ صورتحال بہتر ہورہی ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ توازن بحال کیا جائے اور ریاست میں مبنی بر علم اقتصادیات کو فروغ دیا جائے۔حکومت، اِس ضمن میں نہ صرف اِس کوشش کی خود رہنمائی کرے گی بلکہ ریاست میں ایسی معیشت کی خاطر سہولیت آمیز ماحول پیدا کرنے میں امداد اور معاونت فراہم کرے گی۔

73- حکومت تسلیم کرتی ہے کہ ریاست میں عوامی خدمات فراہمی کے ادارہ جاتی ڈھانچے کو آسان، قابلِ پیمائش، جوابدہ اور شفاف ہونا چاہیئے۔مزید، شہریوں کو

اُن کے حقوق اور ذمہ داریوں کے تئیں جانکاری فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔انتظامیہ میں شفافیت کے معاملات سے نمٹنے کے لئے فی الوقت انفارمیشن کمیشن کُلّی طور فعال ہے۔ پہلو بہ پہلو، جموں وکشمیر عوامی خدمات ضمانتی ایکٹ میں 15 نئی خدمات شامل کرکے اس کی اہمیت کو مزید فوقیت دی گئی ہے۔ حکومت، ٹیکنالوجی، e-governance کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے اور ملک کے دیگر حصوں میں رائج طریقہِ کار کو اختیار کرنے کی وعدہ بند ہے۔

74- انتظامیہ سے حقیقت پر مبنی جوابدہی اور بہتر حکمرانی کے حصول کے مقصد کے لئے ICT کا استعمال لازمی بن گیا ہے۔ حکومت، ریاست کے زائد 95 لاکھ افراد کو آدھار کارڈ اجرا کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔مزید Budget Estimation,Allocation and Monitoring System (BEAMS) اور Public Financial Management System (PFMS) نے ریاست میں مالیاتی اِنصرام اور جوابدہی نِظام کو قابلِ لحاظ حد تک بہتر بنایا ہے۔

75- حکومت، قابل اور خواہشمند انتر پرویزوں کو اپنا کاروبار شروع کرنے کیلئے معاونت کی خاطر اِقدامات اُٹھا رہی ہے۔حکومت کے اِقدامات کے باعث

بہت سے اینٹر پرویزوں نے ایسے شعبہ جات، خصوصاً باغبانی، دستکاری اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے شعبہ جات میں اپنے اینٹر پرائز قائم کئے ہیں۔ مزید، ہمارے نوجوانوں کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے اور انہیں روزگار کے اہل بنانے کیلئے ریاستی سرکار کے سِکل ڈیولپمنٹ مشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تاکہ ریاستی اور مرکزی حکومت اور متعلقہ محکموں کے اِشتراک سے ان پروگراموں کو مربوط کیا جاسکے۔

76- ''اُڑان'' اور ''حمایت'' کی پہل نے بھی ہمارے نوجوانوں کو روزگار کے اہل بنانے میں خاطر خواہ حصہ ادا کیا ہے۔

77- ''حمایت'' پروگرام کے تحت تین برس (2016-19) کے عرصے کے دوران 1.24 لاکھ نوجوانوں کو تربیّت فراہم کرنا مقصود ہے۔ اب تک ریاستی حکومت نے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے 9 منصوبہ عملدرآمد ایجنسیوں (PIA) کو منظور کیا ہے۔ Jammu & Kashmir State Livelihood Mission نے ریاست بھر میں نوجوانوں کو متحرک کرنے کی شروعات کی ہیں جن کو تین بڑے اداروں کی طرف سے مختلف ہنروں میں تربیت دی جائے گی۔ 716 اُمیدواروں

کو بنگلورو، جموں اور رائے پور میں مختلف شعبوں Dialysis Technician Course, Emergency Medical Technician Course, Retails, Banking Associate, Hospitality and BPO میں تربیّت کے لئے روانہ کیا گیا ہے۔

78- جموں و کشمیر میں امن اور ترقی کے فروغ میں خواتین کی حصہ داری کو روز افزوں تسلیم کیا جا رہا ہے۔ مجموعی ریاستی گھریلو پیداوار (GSDP) میں اُن کی حصہ داری متواتر طور بڑھ رہی ہے جو کہ ریاست کے لئے مثبت اور حوصلہ افزاء صورتحال ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ امن اور ترقی میں اُن کی حصہ داری سے امن کے فروغ میں اُن کی دلچسپی از خود بڑھ جائے گی۔ دیہی خواتین کے لئے روزی فراہم کرنے کی سکیم ''اُمید'' 1.8 لاکھ کنبوں کے لئے ذریعہ معاش کو بڑھاوا دینے میں کامیاب ہوئی ہے۔ 220 کروڑ روپے کے credit base/seed capital سے زائد از 20,000 سیلف ہیلپ گروپ قائم کئے گئے ہیں۔ کثیر جہتی حکمت عملی اپنانے سے ''اُمید'' نہ صرف دیہی خواتین کے ہُنر کو سنوارنے میں کامیاب ہوئی ہے بلکہ اس سے اُن کی بامعنی خود اختیاری کو بھی جِلا ملی ہے۔

79- وادی میں نوجوان بچیاں جدید ٹیکنیک کے حامل ساز وسامان کی مدد سے کشمیر کے روایتی فن کا جائزہ لینے کی کوششوں میں پیش پیش ہیں۔حکومت، اُن کو ضروری دستِ تعاون فراہم کرنے کی وعدہ بند ہے تاکہ وہ ہمارے بیش بہا، لاثانی فنون کیلئے قومی اور بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی حاصل کرنے کی اہل بن سکیں۔اِس ضمن میں جموں اور سرینگر شہروں میں خصوصی طور EDI کے زیرِ نگرانی خواتین انتر پرونیروں کے لئے مراکز قائم کئے گئے ہیں۔مزید،قومی اہداف کے ساتھ ہم آہنگی کے طور حکومت رواں مالی سال کے دوران مختلف سکیموں میں خواتین کے دائرہ کار کو موجودہ 15 فیصد سے 30 فیصد تک بڑھانے کی وعدہ بند ہے جس کو آئندہ چند برسوں میں 40 فیصد تک بڑھایا جائے گا۔

80- خواتین کی سلامتی اور تحفظ ریاستی حکومت کی اہم ترین ترجیحات میں شامل ہے۔ پولیس اور خواتین کے مابین آپسی تال میل ہموار کرنے کے مقصد سے 2016 کے دوران 6 مبنی بر خواتین پولیس سٹیشن قائم کئے گئے۔گزشتہ سال کے دوران مزید 4 مبنی بر خواتین پولیس سٹیشن پلوامہ، کپواڑہ، کٹھوعہ اور ڈوڈہ میں قائم کئے گئے۔

81- حکومت کامل یقین رکھتی ہے کہ کھیل کود میں نوجوانوں کی شمولیت سے امن وامان کے موجودہ اِقدامات سے معمول کی صورتحال میں مزید بہتری آئے

گی ۔ علاوہ ازیں ،کھیل کود سے اعتماد بحال ہوتا ہے۔ بھائی چارے اور ٹیم سپرٹ کو فروغ ملتا ہے اور کھلاڑیوں کی جسمانی قوتِ برداشت میں بہتری آتی ہے۔اس شعبے میں ضروری ڈھانچہ جاتی تفاوتوں کو دور کرنے کیلئے PMDP کے تحت تمام 22 اضلاع میں کھیل کود کے کثیر المقاصد ہال کی تعمیر اور بخشی سٹیڈیم سرینگر اور ایم اے ایم سٹیڈیم ، جموں کی تجدید کاری اور درجہ بڑھانے کو منظوری حاصل ہوئی ہے۔حکومت ، فی الوقت بیّن سکول کھیل کود کی سرگرمیوں پر توجہ مرکوز کر رہی ہے جس کے لئے رہبرِ کھیل کی 3000 اضافی اسامیاں معرضِ وجود میں لائی گئی ہیں۔

82- سماج کے کمزور طبقوں کو بااختیار بنانا حکومت کے مُسلّمہ اعادہ کے ہم آہنگ ہے تا کہ درجِ فہرست ذاتوں اور گجر اور بکروالوں کی ترقی کے سلسلے میں کیئے جا رہے کثیر جہتی اِقدامات میں سرعت آجائے۔ اِس ضمن میں اُن کی بہبودی کی خاطر وقف شدہ اِداروں کے لئے خاطر خواہ رقومات مختص رکھی گئیں ہیں۔حکومت ،اُن کو ریاست کے ترقیاتی سانچے میں بھرپور اور مناسب انداز سے شامل کرنے کیلئے مسلسل کوشاں رہے گی۔

83- حکومت ، جسمانی لحاظ سے مختلف طور صلاحیت کے حامل افراد کو درپیش مسائل کے بارے میں متفکر ہے۔جسمانی طور ناخیز افراد کی گنجائش کو وسیع کرنے اور

ریاست میں جسمانی لحاظ سے مختلف طور صلاحیت کے حامل افراد کے مفاد کا تحفظ کرنے کے لئے حکومت J&K Persons with Disabilities(Equal Opportunities,Protection of Rights and Full Participation)Act,1998 کو حکومتِ ہند کے Rights of Persons with Disabilities Act, 2016 ہم پلہ بنا رہی ہے۔

84- جسمانی لحاظ سے مختلف صلاحیت کے حامل افراد کو عوامی خدمات تک رسائی کے اہل بنانے کے لئے ریاست میں 151 سرکاری عمارتوں کو Accessible India Campaign کے تحت مطلوبہ نیا ساز و سامان نصب کرنے کیلئے نشاندہی کی گئی ہے۔7 سرکاری عمارتوں میں مطلوبہ ساز و سامان نصب کرنے کا عمل تکمیل کے قریب ہے۔

85- حکومت تسلیم کرتی ہے کہ درجِ فہرست قبائل کے منفرد خصائل، تمدن، زبان اور خانہ بدوش خصوصیات ہیں۔ سرینگر میں ٹرائبل ریسرچ انسٹی چیوٹ اور جموں میں ٹرائبل بھون کے قیام سے ان مقاصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ قبائیلوں کی مجموعی ترقی کے حصول کیلئے خاطر خواہ اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔13 اضلاع میں 17 کلسٹر گاؤں کی نشو ونما ایک ایسا ہی اِقدام ہے۔

86- PMDP میں بازآبادکاری پروگرام کے تحت متعدداقدامات اُٹھائے گئے ہیں جن میں 2000 کروڑ روپے سے PoK کے رفیوجیوں اور چھمب سے بے گھر 36384 کنبوں کے لئے یکمشت نپٹارے کے طور بازآبادکاری پیکیج نافذ کرنا شامل ہے۔مزید PMDP کے تحت مائیگرنیٹوں اور وادی کشمیر کے مختلف اضلاع میں تعینات دیگر ملازمین،خصوصاً مائیگرنٹ ملازمین کی خاطر مرحلہ وارطور عبوری رہائش گاہیں تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔

87- کشمیری مائیگرنٹوں کی واپسی اور بازآبادکاری کے لئے وزیراعظم پیکیج کلیدی نوعیت کی ایک پہل ہے جس کا مقصد کشمیری مائیگرنٹ کنبوں کی باعزت کشمیر واپسی کو یقینی بنانا ہے۔پروگرام کے تحت 2017-18 میں مختلف محکمہ جات میں 3000 اضافی اسامیاں معرض وجود میں لائی گئیں۔3000 اسامیوں میں سے 2575 متعلقہ بھرتی ایجنسیوں کو سونپی گئی ہیں جن کو بہت جلد پُر کیا جائے گا۔

88- حکومت،اُن کشمیری پنڈتوں کی دیکھ بھال کرنے کی بھی وعدہ بند ہے جنہوں نے سخت ترین ملی ٹینسی کے ایاّم میں وادی ہی میں سکونت اختیار کرنے کو ترجیح دی جبکہ اُن کے بھائی بندھو وادی چھوڑ کر چلے گئے تھے۔کشمیر میں سکونت کرنے والے

پنڈتوں کی قربانیوں کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت نے وزیراعظم پیکیج کے تحت اُن کی مائیگرنٹ برادری کے ہم پلہ خصوصی بھرتی کا اختیار دیا ہے۔

89- لداخ کے لئے ہمارے دلوں میں ایک خصوصی مقام حاصل ہے اور اِسے ہماری ترقیاتی ترجیحات میں ہمیشہ اوّلین حیثیت حاصل رہے گی۔ خطے کو سالہا سال سے اضافہ شدہ منصوبہ جاتی رقومات اور مالی خود اختیاری فراہم کرنا اس بات کا اعتراف ہے ۔ خطے میں PMDP اور دیگر ترقیاتی سکیموں کے تحت جاری ترقیاتی کاوؤشوں کے علاوہ حکومت کا اعادہ ہے کہ لیہہ اور کرگل اضلاع کے عوام کی منفرد روایتی قوّتوں کو سیاحت، تمدن اور شعبہء ہنر سے ہم آہنگ کیا جائے ۔

90- حکومت، اُن افراد کے آئے روز کے دُکھ درد کو سمجھتی ہے جنہیں مختلف محکموں میں طویل مدت سے کیجول/ عارضی بنیادوں پر تعینات کیا گیا ہے۔ اُن کو مہینوں تک اکثر بنا اُجرتوں کے گزارہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ ملازمین اس اُمید پر جی رہے ہیں کہ دیر یا سویر نامعلوم مستقبل میں اُن کو باقاعدہ بنایا جائے گا۔ مناسب مالی وسائل کی عدم موجودگی کے باوجود بھی اِن ملازمین کی ملازمت باقاعدہ بنانے کا فیصلہ لینے پر حکومت شاباشی کی مستحق ہے۔ حکومت کی طرف سے مشتہر اِن ملازمین کو باقاعدہ بنانے کے منصوبے کے ایک حصے کے طور ریاست کے مختلف محکموں میں کام کر رہے تمام اہل کیجول، سیزنل کارکنوں/ زمین عطیہ

کرنے والوں/این وائی سی/آئی ٹی آئی تربیّت یافتہ کارکنان/ایچ ڈی ایف کارکنان وغیرہ کو مناسب جانچ پڑتال کے بعد معیاد بند طریقہ کار میں باقاعدہ بنایا جائے گا۔اس سے ریاست میں ہزاروں ملازمین کے لئے بھروسہ مند گزر بسر یقینی بن جائے گا۔

91- محنت کش طبقے کی بہبودی ہمارے معاشرے کی مجموعی ترقی کے لئے بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ ہر محنت کش کو حق بجانب اُجرت یقینی بنانے کے لئے حکومت نے اُجرتوں کی کم سے کم شرح 55 فیصد سے زیادہ بڑھائی ہے جو جموں وکشمیر کی تاریخ میں اب تک کی سب سے بڑی بڑھوتری ہے۔غیر ہُنر مند، ہُنر منداور اعلیٰ ہُنر مند محنت کشوں کی اُجرتیں بالترتیب 225 روپے، 350 روپے اور 400 روپے تک بڑھائی گئی ہیں۔

92- حکومت کو راسخ یقین ہے کہ عوامی مفاد میں اصلاح اور ترقی کے جن اِقدامات کا اس نے آغاز کیا ہے وہ ریاست کی جامع اور ٹھوس ترقی کا موجب بنیں گے۔وزیر اعلیٰ نے جیسے کہ مختلف اضلاع میں جا کر عوام تک رسائی کے موجودہ پروگرام کی وساطت سے مثال پیش کی ہے۔حکومت، انتظامیہ کی رسائی کو وسعت دینے کے لئے مختلف النوع اِقدامات اُٹھا رہی ہے۔اُمید کی جاتی ہے کہ سِوِل

سوسائٹی ریاست میں پائیدار امن کی استواری اور ترقی کے لئے حکومت کی کوششوں کو توسیع دے گی اور اس کی حمایت کرے گی۔

93- حکومت کو یقینِ کامل ہے کہ منتخب ہوئے اور منتخب کرنے والوں کی امن عمل میں یکساں حصہ داری ہے اور انہیں مشترکہ طور اُن کے خلاف اُٹھ کھڑا ہونا ہوگا جو تشدد کو قانون کی رُو سے قائم نظام میں خلل ڈالنے کے لئے چُن رہے ہیں۔ اِن چیلنجوں کے ساتھ مذاکرات کے ذریعے نمٹا جا سکتا ہے جو کہ تمام اختلافات کو حل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ وہ تمام، جنہوں نے اس سے قبل امن عمل کا حصہ بننے سے انکار کیا ہے، حکومت اُن سے اپیل کرتی ہے کہ وہ کشمیر پر خصوصی نمائندے کی مذاکرات میں شامل ہونے کی پیش کش قبول کرلیں۔ حکومت پُر اُمید ہے کہ بہت جلد تمام طبقے بات چیت کے لئے آگے آئیں گے اور تمام معاملات کا حل تلاش کرلیا جائے گا۔

94- اختتام سے قبل میں آپ سبھی کو بہت ہی بار آور بجٹ سیشن کی خواہشات پیش کرتا ہوں۔

جے ہند